47073 ـ ذكر كا دورانيہ بڑھانے كے ليے كتاب و سنت كى دعاؤں سے معين تعداد ميں ورد كا اختراع كرنا

سوال

كيا كتاب و سنت سے ثابت شدہ روز مرہ دعاؤں كا ايك معين تعداد ميں ورد كرنا جائز ہے تا كہ عبادت كا وقت زيادہ كيا جا سكے، اور جتنا ممكن ہو مسجد ميں بيٹھا جائے، اور اس كى دليل كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان كے ليے كثرت سے اللہ كا ذكر كرنا مستحب ہے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو اللہ كا ذكر كثرت سے كيا كرو، اور صبح و شام اس كى پاكيزگى بيان كرو الاحزاب (41 / 42).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى اس طرح ہے:

اور بكثرت اللہ كا ذكر كرنے والے اور ذكركرنے والياں ان كے ليے اللہ تعالى نے مغفرت اور اجر عظيم تيار كر ركھا ہے الاحزاب (35).

اس موضوع كى آيات بہت زيادہ ہيں، اور اسى طرح نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بھى ذكر كرنے كى وصيت كرتے ہوئے فرمايا:

" ہر وقت تيرى زبان اللہ كے ذكر كے تر رہنى چاہيے "

اسے ترمذى نے روايت كيا اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى حديث نمبر (2687) ميں صحيح قرار ديا ہے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت شدہ اذكار اور دعائيں دو قسم كى ہيں:

پہلى قسم:

جو معين تعداد ميں وارد ہيں، اس ميں اسى تعداد كا خيال ركھا جائے جو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے وارد ہے،

نہ تو اس میں کمی کی جائے اور نہ ہی زیادہ، مثلا نماز کے بعد والے اذکار اور صبح و شام کے وقت سو بار سبحان الله و بحمده، اور دن میں ایك مرتبہ سو بار لا الہ اللہ وحدہ لا شریك لہ لہ الملك و لہ الحمد و ھو علی کل شیئ قدیر وغیرہ.

دوسری قسم:

جس کی کوئی معین تعداد نہیں، مثلا تسبیح و تحمید کی مطلقا ترغیب دلائی گئی ہے کہ سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا جائے، اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا.

تو انسان اس کو بغیر کسی معین تعداد کا التزام کیے بغیر مطلقا کر سکتا ہے جیسا نبکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع کیا ہے.

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" اذکار اور دعاؤں میں اصل توقیف ہے (یعنی شخص کو اسی طرح اذکار کرنا ہونگے جس طرح شریعت نے بیان کیا ہے) چنانچہ وہ اللہ کی عبادت اس طرح ہی کریگا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ثابت ہے.

اس بنا پر جو قولی یا عملی سنت سے وقت کے ساتھ مقید ہو یا عدد یا جگہ کے ساتھ مقید ہو یا کیفیت کے ساتھ تو ہم اسی طرح عبادت کرینگے جو شریعت سے ثابت ہے، اور شریعت نے جو اذکار اور دعائیں اور ساری عبادات مطلقا مشروع کی ہیں اسے تعداد یا جگہ یا وقت یا کیفیت کے ساتھ مقید نہیں کیا تو ہمارے لیے اس میں وقت یا تعداد یا جگہ یا کیفیت کا التزام کرنا جائز نہیں، بلکہ جس طرح مطلقا وارد ہے اسی طرح عبادت کرینگے"

دیکھیں: فتاوی اسلامیہ (4 / 178).

اس موضوع کے متعلق مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (21902) اور (22457) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ تعالی اعلم، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .